بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محرم الحرام کی آمد کے ساتھ ہی ریڈیو' ٹی وی' اخبارات' تمام ذرائع ابلاغ مختلف مذاکروں کا اہتمام شروع کر دیتے ہیں۔ ان مذاکروں میں اہل سنت حضرات بھی شرکت کرتے ہیں اور شیعہ کمیونٹی کے مدعیان علم بھی اپنی آراء کا اظہار کرتے ہیں۔ اہل سنت ہوں یا شیعہ حضرات دونوں فریق اس بات پر متفق پائے جاتے ہیں کہ حضرت حسینؓ کی شہادت پر اظہار غم کرنا اور ان کے مصائب میں شریک ہونا دینی و مذہبی تقاضا ہے۔ خود کو اہل سنت کہلانے والے نام نہاد دانشوران بڑے شد و مد کے ساتھ شہادت حسین رضی اللہ عنہ کے اس تقاضے کو تو بیان کرتے ہیں مگر ان میں سے کسی کو سامنے بیٹھے ہوئے شیعہ ذاکر سے یہ پوچھنے کی جسارت نہیں ہوتی کہ کیا اظہار غم کا یہ طریقہ ہے کہ چھریاں اور زنجیریں پکڑ کر سینہ کوبی شروع کر دی جائے اور سروں میں خاک ڈال کر گریبان چاک کرنے شروع کر دیئے جائیں۔ جانوروں کی زیب و آرائش کرنا اور فضول رسموں اور غیر مہذبانہ خرافات کا ارتکاب کرنا اظہار غم کا کونسا طریقہ ہے؟ اسلام تو درکنار اس قسم کی غیر شائستہ حرکات کا وجود تو دنیا کی کسی جاہل ترین قوم میں بھی نہیں ملتا۔ کہا جاتا تھا کہ کسی مہذب معاشرے میں سکھ بن کر رہنا بڑے دل گردے کا کام ہے مگر حقیقت ہے کسی بھی صاحب عقل شخص کے لئے مہذب دنیا میں شیعہ بن کر رہنے سے زیادہ جرات و بہادری کا اور کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ تعزیہ اور ماتم کے کسی بھی جلوس کا مشاہدہ کریں اور صدیوں پیچھے چلے جائیں۔ انسانیت اور تہذیب و شائستگی سے گری ہوئی یہ حرکات دین اسلام پر بدنما دھبہ ہیں ہمیں ان لوگوں کی خود زنی کیا خود کشی پر بھی کوئی اعتراض نہ ہو گا اگر یہ لوگ اپنی ان بیہودگیوں کی اسلام سے وابستگی ختم کر لیں۔ کہاں اسلام کی صاف شفاف فطری تعلیمات اور کہاں ان کی بدنما حرکات۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

کیا یہ عقل و منطق کی بات ہے کہ ہم بوسنیا اور کشمیر میں اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں کے ہاتھوں اپنے بھائیوں کو ذبح ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہوں اور انہیں بچانے کی فکر کرنے کی بجائے صدیوں قبل مرتبہ شہادت پر فائز ہونے والی عظیم شخصیات کو روتے پیٹتے رہیں؟

ہمارے دشمن ہماری آنکھوں کے سامنے ہمارے بھائیوں کی لاشوں کو زندہ جلاتے رہیں اور ہم ان کے سینوں میں خنجر مارنے کی بجائے اپنی کمر پر چھریاں اور زنجیریں چلاتے اور اپنے سینوں کو لہولہان کرتے رہیں؟

قرآن تو ہمیں شہداء کی شہادت پر فخر کرنا سکھاتا ہے اور انہیں "مردہ" تک کہنے کی اجازت نہیں دیتا۔ چہ جائیکہ ہم ان کی شہادت پر آہ و زاری اور واویلا کرنا شروع کر دیں اور اپنے ہی ہاتھوں سے اپنے

انگ انگ کو زخمی کر لیں۔ قرآن مجید نے تو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت پر گریہ زاری کرنے کی اجازت نہیں دی تھی اور واضح الفاظ میں کہہ دیا تھا **"افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم"** اگر رسول خدا طبعی موت مر جائیں یا انہیں قتل کر دیا جائے کیا تم ہمت ہار بیٹھو گے اور دین اسلام سے پھر جاؤ گے؟

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت سے زیادہ کس کی شہادت المناک ہو سکتی ہے مگر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شہادت پر اظہار غم کے لئے یہ طریقہ اپنایا تھا جو آج ان لوگوں نے اپنا رکھا ہے؟ نامعلوم اس فرقے میں ایک بھی صاحب بصیرت شخص موجود نہیں جو انہیں ان غیر اسلامی' غیر انسانی اور غیر اخلاقی قبیح حرکات سے روک سکے؟ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

"لھم فی الدنیا خزی ولھم فی الاخرۃ عذاب عظیم"

"ان کے لئے دنیا میں بھی ذلت و رسوائی ہے اور آخرت میں بھی عذاب عظیم ہے" اپنے ہی ہاتھوں سے اپنے جسم کو چرکے لگانا اور آگ کے انگاروں پہ چل کر خود سوزی کرنا اپنی ذات کی تذلیل نہیں تو اور کیا ہے؟

دوسری بات جو ہم مختصراً" ان تصریحات میں ذکر کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ آج ہر شخص یہ کہتا ہوا نظر آتا ہے کہ "کسی مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہے" ہمیں اس سے صد فیصد اتفاق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گستاخان صحابہ کرام ہمارے نزدیک دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اس لئے کہ اگر کسی عام مسلمان کو کافر کہنا کفر ہے تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست فیض پانے والے صحابہ کرام جو تمام مسلمانوں کے سردار ہیں اور جن کے ایمان و اسلام کی شہادت اللہ نے آسمان سے نازل کی ہے انہیں کافر قرار دینے والا اصحاب علم و دانش اور اتحاد بین المسلمین کے نام نہاد داعیوں کی نگاہ میں کون ہو گا؟ حقیقت ہے صحابہ کرامؓ کی بالعموم اور خلفائے راشدینؓ کی بالخصوص تفسیق و تکفیر کرنے والے کو کافر نہ کہنا قرآن مجید کی ان صریح آیات سے کفر ہے جن میں اللہ نے نہ صرف صحابہ کرام کے ایمان کی گواہی دی ہے بلکہ ان کے ایمان کو معیار اور کسوٹی قرار دیا ہے کہ ان جیسا ایمان اللہ کے ہاں قابل قبول ہو گا اور ان کے ایمان و اسلام سے انحراف راہ ہدایت سے انحراف سمجھا جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"فان امنوا بمثل ما امنتم بہ فقد اھتدوا"

اے میری نبی کے ساتھیو! دوسرے لوگ بھی اگر اس طرح ایمان لائیں جس طرح تم ایمان لائے ہو تو وہ ہدایت یافتہ ہوں گے

بقیہ تصریحات صفحہ نمبر ۲۹ پر ملاحظہ فرمائیں